السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(کیا ہوانکلنے سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟ (حافظ حبیب محمد، بیاڑ، دیر

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

جی ہاں، آدمی کی ہوانکلنے سے یقیناً وضوٹوٹ جاتا ہے، چاہے ہوا تھوڑی نکلے یا زیادہ، چاہے آواز سے نکلے یا بے آواز، چاہے بدبو آئے یا نہ آئے، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ہوانکلنے سے وضوٹوٹ جاتا ہے۔

امام ابوداود(متوفی 275ھ) فرماتے ہیں:

"حدثنا عثمان بن ابی شیبۃ حدثنا جریر بن عبدالحمید عن عاصم الاحول عن عیسیٰ بن حطان عن مسلم بن سلام عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: (إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ، وَلْيُعِدْ الصَّلَاةَ)"

(سنن ابی داود کتاب الطھارۃ باب فیمن یحدث فی الصلوۃ ح205)

اس حدیث کی سند حسن (لذاتہ) ہے، اسے ترمذی (1164) نسائی (السنن الکبری: 5/325ح9026،9025) دارمی (السنن: 1/260ح1146) وغیرہم نے عاصم الاحول کی سند سے مختصراً ومطولاً الفاظ کے معمول اختلاف کے ساتھ بیان کیا ہے، امام ترمذی نے کہا: "حدیث حسن" یعنی یہ حدیث حسن ہے۔ حافظ ابن حبان نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا۔

(الاحسان: 6/201ح4189دوسرا نسخہ: 6/8ح515،9/514،2237ح4201،4199موارد الظمآن: 204،203)

راویوں کا تعارف:۔

اس حدیث کے راویوں کا مختصر اور جامع تعارف درج ذیل ہے:

1عثمان بن ابی شیبہ ۔ :

(ثقۃ حافظ شہیر، ولہ أوہام وقیل: کان لایحفظ القرآن" (التقریب: 4513"

کان لایحفظ القرآن" والا دعویٰ باطل، اور "ولہ أوہام" والی جرح مردود ہے۔ یہ راوی صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابی داود، سنن النسائی اور سنن ابن ماجہ کے راوی ہیں۔ "

2۔جریر بن عبدالحمید:۔

(ثقۃ صحیح الکتاب، وقیل: کان فی آخر عمرہ یہم من حفظہ "(التقریب: 916"

اس راوی پر "یہم من حفظہ" والی جرح مردود ہے۔ یہ کتب ستہ کے مرکزی راوی ہیں، یہ روایت جریر کے علاوہ دوسرے رایوں نے بھی بیان کررکھی ہے۔

3عاصم الاحول ۔ :

(ثقۃ، من الرابعۃ، لم یتکلم فیہ إلا القطان"، فکأنہ بسبب دخولہ فی الولایۃ" (التقریب: 3060"

یحییٰ القطان کی جرح مردود ہے، عاصم مذکور کتب ستہ کے مرکزی راوی ہیں۔

4عیسیٰ بن حطان: انھیں درج ذیل محدثین نے ثقہ قرار دیا ہے ۔ :

1: العجلی المعتدل: (تاریخ الثقات: 1330 وقال: ثقہ)

2: ابن حبان (ذکرہ فی کتاب الثقات 5/215 و صحیح حدیثہ)

3: الترمذی: (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی بیان کردہ حدیث کو "حسن" کہہ کر عیسیٰ مذکور کی توثیق کردی ہے۔)

خلاصہ یہ ہے کہ عیسیٰ بن حطان جمہور محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

5: مسلم بن سلام الحنفی: انھیں درج ذیل محدثین نے ثقہ قرار دیا ہے:

1: ابن حبان (ذکرہ فی کتاب الثقات 5/395)

2: ابن شاہین (ثقات ابن شاہین: 1391)

3: ابو نعیم (ابو نعیم الفضل بن دکین الکوفی نے کہا:

"کان أحد الثقات المأمونین"

(مسائل محمد بن عثمان بن ابی شیبہ: 7 بتحقیقی)

4: الترمذی (امام ترمذی نے مسلم الحنفی کی حدیث کو "حسن" کہہ کر ان کی توثیق کردی ہے۔)

خلاصہ یہ ہے کہ مسلم بن سلام الحنفی ثقہ ہیں۔

تنبیہ: -

شعیب ارناووط نے یہ دعویٰ کر رکھا ہے کہ:

"ولم یوثقہ غیر المولف" یعنی اس راوی کو ابن حبان کے سوا، کسی دوسرے نے ثقہ نہیں کہا۔ یہ دعویٰ اصلاً باطل ہے، کیونکہ مسلم مذکور کو ابن حبان کے علاوہ، ترمذی، ابن شاہین اور ابو نعیم نے بھی ثقہ قرار دیا ہے، اسی طرح ابن القطان الفاسی کا مسلم مذکور کو "مجہول الحال" کہہ کر "ہذا حدیث لا یصح" کہنا بھی مردود ہے۔ والحمدللہ

6: علی بن طلق، صحابی ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ، امام دارمی نے فرمایا کہ علی بن طلق صحابی ہیں۔ (دیکھئے سنن الدارمی: ص 208 ح 1146)

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ شعیب ارناووط وغیرہ کا اس حدیث کو ضعیف کہنا غلط ہے۔

حق یہی ہے کہ یہ حدیث بلحاظ سند حسن لذاتہ ہے اور بلحاظ شواہد صحیح ہے۔

شواہد کا ذکر: (1) ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِي بَطْنِهِ شَيْئًا فَأَشْكَلَ عَلَيْهِ أَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ أَمْ لَا فَلَا يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا"

اگر تم میں سے (مرض وہم والا) کوئی شخص اپنے پیٹ میں کوئی گڑبڑ محسوس کرے اور اسے شک ہو کہ ہوا نکلی ہے یا نہیں نکلی؟ تو اس وقت مسجد سے نہ نکلے جب تک (ہوا نکلنے کی) آواز سنے یا بدبو سونگھ لے۔ (صحیح مسلم: 99/326 دارالسلام: 805) "

یہ روایت اس شکی وہمی مریض کے بارے میں ہے جسے وہم رہتا ہے کہ اس کی ہوا خارج ہوئی ہے یا نہیں، ظاہر ہے کہ شک کی بنیاد پر نماز توڑدینا صحیح نہیں ہے، رہا وہ شخص جسے یقین ہوجائے کہ اس کی ہوا نکلی ہے تو اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے چاہے وہ آواز سنے یا نہ سنے، چاہیے وہ بد محسوس کرے یا نہ کرے۔

2: عبادہ بن تمیم کے چچا (عبداللہ زید المازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَا يَنْصَرِفْ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا"

(یعنی (وہم اور شک کا مریض شخص) اس وقت تک نماز سے نہ نکلے جب تک وہ آواز سن لے یا بدبو محسوس کرلے۔ (صحیح البخاری: 177 و صحیح مسلم: 98/361 دارالسلام: 804)"

3: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَا يَقْبَلُ اللهُ صَلَاةَ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ"

جس کو حدث ہو جائے (یعنی وضو ٹوٹ جائے تو) اس کی نماز اس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک وہ (دوبارہ) وضو نہ کرلے (یعنی دوبارہ وضو کے بعد ہی نماز قبول ہوگی) ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ حدث سے کیا مراد ہے؟ تو انھوں نے فرمایا: فساء (پھسکی) یا آواز کے ساتھ ہوا کا نکلنا۔ (صحیح بخاری: 135

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ انسان کی ہوا نکلنے سے اس کا وضو فوراً ٹوٹ جاتا ہے چاہے یہ ہوا آواز سے نکلے یا بے آواز نکلے۔ چاہے بدبو آئے یا نہ آئے، چاہے معمولی پھسکی ہو یا بڑا پاد، چاہے دبر سے نکلے یا قبل سے، ان سب حالتوں میں یقیناً وضو ٹوٹ جاتا ہے اور یہی اہل حدیث کا مسلک ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"الْوُضُوءُ مِمَّا خَرَجَ وَلَيْسَ مِمَّا دَخَلَ"

جو چیز (منہ سے مثلاً قے، الٹی یا دبر قبل سے مثلاً پھسکی، پاد وغیرہ) نکلے تو اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اور جو چیز (منہ سے) داخل ہو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (الاوسط لابن المنذر ج1 ص185 ث81 وسندہ صحیح الحدیث: 2))

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔ کتاب العقائد۔ صفحہ225

محدث فتویٰ